© rasailojaraid.com

کتاب نما

غیر مسلموں سے تعلقات اور ان کے حقوق، مولانا سیّد جلال الدین عمری، مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز، دہلی، بھارت۔ صفحات: ۳۲۰۔ قیمت: ۱۸۵ روپے (بھارتی)

محترم مولانا سیّد جلال الدین عمری کا شمار بھارت کے نام وَر علما میں ہوتا ہے۔ آپ کے قرآن وسنت کی روشنی میں عصری مسائل پر تحقیقی مقالے اور کتب نہ صرف بھارت میں بلکہ تراجم کی شکل میں یورپ، امریکا، ترکی اور عالمِ عربی میں انتہائی قدر کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں۔ اب تک ۵۰ کے لگ بھگ تصنیفات منظرعام پر آچکی ہیں۔

زیرتبصرہ کتاب غیرمسلموں سے تعلقات اور ان کے حقوق آپ کی تحقیقی تصنیفات میں ایک قیمتی اضافہ ہے اور موضوع پر متعلقہ مسائل کا کماحقہٗ احاطہ کرتی ہے۔ کتاب ۱۵ مباحث پر مبنی ہے اور اصولی اور عملی پہلوؤں پر مستند معلومات فراہم کرتی ہے۔ کتاب کا آغاز خاندان میں تعلقات اور عام انسانی تعلقات سے ہوتا ہے جس سے اسلام کے عمومی تصور انسانیت کی وضاحت ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں غیرمسلموں کے ساتھ معاشرتی تعلقات، سماجی تعلقات، ازدواجی تعلقات اور کاروباری معاملات کا جائزہ قرآن وسنت اور فقہ کے ائمہ کی آرا کی روشنی میں لیا گیا ہے۔

عملی مسائل سے بحث کرتے ہوئے محترم مولانا نے جن پہلوؤں پر سیرحاصل بحث فرمائی ہے ان میں غیرمسلموں کو سلام کا حکم، مسجد میں غیرمسلم کا داخلہ، غیرمسلم سے تحائف کا تبادلہ، غیرمسلم کی شہادت، اور پھر اسلامی ریاست میں غیرمسلموں کے حقوق پر ایک مفصل باب باندھا ہے۔ اس میں اسلامی ریاست کی خصوصیات واصول جن میں عدل وانصاف کا قیام، مذہبی معاملات میں جبر کا نہ ہونا، اسلام کا دیگر مذاہب کے بارے میں طرزِعمل اور اہلِ کتاب کے ساتھ رویے پر بحث کی گئی ہے۔ اسلامی ریاست کے حوالے سے یہ وضاحت بھی قرآن وسنت کی روشنی میں کی گئی ہے کہ جہاد کا مقصد کسی کو مسلمان بنانا نہیں بلکہ ظلم وفساد کا دُور کرنا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ذمیوں کے حوالے سے مستشرق اور ان سے تربیت پانے والے بے شمار مسلمان مفکرین نے بہت معذرت کے ساتھ اسلام اور ذمیوں کی بحث کی ہے۔ محترم مولانا نے بغیر کسی مداہنت کے حق کو جیسا کہ وہ ہے بیان کیا ہے اور ہر بات کی دلیل قرآن وسنت سے دے کر یہ واضح کیا ہے کہ ذمی دوئم درجہ کا شہری نہیں ہے۔ اس کے حقوق بھی وہی ہیں جو ایک مسلمان شہری کے ہیں۔

بین الاقوامی قانون میں ایک اہم بحث کا تعلّق حالتِ جنگ اور حالتِ امن میں غیر مسلم اقوام کے ساتھ معاہدات ومعاملات کی ہے۔ اس پر بھی تفصیلی بحث کی گئی ہے کہ معاہدوں کی حیثیت، کن حالات میں انھیں منسوخ کیا جا سکتا ہے، اور جنگی قیدیوں کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا۔

کتاب کے آخر میں بحث کو سمیٹتے ہوئے غیر مسلموں سے عدم تعلّق کے احکام کا پس منظر بیان کیا گیا ہے تاکہ وہ شبہات جو قرآن وسنت کے جزوی مطالعے سے پیدا ہوسکتے ہیں انھیں اسلام کی کُلّی تعلیمات اور اُس پس منظر میں دیکھا جائے جو ان کا سبب النزول ہے۔ یہ اہم باب ہے اور داعیانِ اسلام کے لیے اس کا مطالعہ بہت ضروری ہے۔ ان تمام رواداری کے عملی مظاہروں کے باوجود جن سے اسلامی تاریخ بھری پڑی ہے مخالفین چُن چُن کر صرف ان آیات یا احادیث کا ہی تذکرہ کرتے ہیں جن میں منکرین، مشرکین اور اہلِ کتاب کے حوالے سے یہ کہا گیا ہے کہ انھیں رازدار نہ بناؤ۔

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ مدینہ منورہ میں منافقین کی ایک جماعت بظاہر اپنے اسلام لانے کا اعلان کرنے کے باوجود، یہود اور مشرکین مکہ کے ساتھ مسلسل رابطہ اور سازشوں میں مصروف تھی۔ قرآن کریم جس ہستی نے نازل فرمایا وہ العلیم اور الخبیر ہونے کی بنا پر ان کی سازشوں، مکر اور چالوں سے سب سے زیادہ آگاہ تھا۔ اس لیے اسلامی دعوت کی بقا اور فروغ کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اہلِ ایمان کو آگاہ کیا گیا اور ہدایت کی گئی کہ ان کے ظاہر پر اعتماد کرتے ہوئے انھیں اپنے رازوں میں شامل نہ کیا جائے۔

یہ بات ایک ایسی بدیہی حقیقت ہے جس سے کوئی کافر بھی انکار نہیں کرسکتا۔ اس میں نہ کوئی کینہ ہے، نہ دشمنی، نہ چال بازی اور نہ کوئی ناانصافی۔ ایک بچہ بھی اپنے دشمن پر اعتماد نہیں کرتا۔ منافقین اور مشرکین کا کردار اسی بات کا مطالبہ کرتا تھا کہ ان کو بعض معاملات میں بالکل الگ رکھا جائے۔

© rasailojaraid.com